ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت رسولؐ

وقت 5-7 منٹ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا۔ وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

(بنی اسرائیل: 79-80)

کہ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہو گا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کردے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ

مِنْ وَجْہِہِ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

معزز سامعین! آج مجھے سورۃ بنی اسرائیل میں بیان "مقامِ محمود" پر روشنی ڈالنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے قیام، تلاوتِ قران و تہجد کی ادائیگی کرنے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز کرنے کی خوشخبری سنائی ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب اِس اعلیٰ ترین مقام میں داخل ہونے لگو تو رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا کی دعا ضرور پڑھنا۔ ہم سب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اگر زہے نصیب رفاقت نصیب ہوگئی تو پھر مقامِ محمود بھی عطا ہو جائے گا۔

جہاں تک احادیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود ملنے کا ذکر ہے تو بے شمار ایسے مقامات ہیں جہاں پیارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود جیسے بلند ترین مقام تک رسائی کا ذکر ہے۔ مگر ساتھ ہی بعض جگہوں پر شفاعت کے مضمون کا بھی ذکر ملتا ہے۔ گویا مقامِ محمود وہ بلند ترین چوٹی ہے جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے کی اجازت عنایت ہو گی۔ گو ادارہ "مشاہدات" کے تحت شفاعت کے عنوان پر تقریر نمبر 878 تیار ہو کر آن ایئر ہو چکی ہے۔ لیکن یہ مضمون اتنا وسیع اور دلچسپ ہے کہ اِسے مقامِ محمود کے ساتھ جوڑ کر مزید بہت کچھ لکھا اور اس پر بولا جا سکتا ہے۔ شفاعت کے حوالہ سے جو دلچسپ نقطہ احادیث میں بیان ہوا ہے وہ "أنا أولُ **شافِعٍ** وأولُ **مُشَفَّعٍ** ولا فخر" میں ذکر ہوا ہے یعنی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بھی مَیں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی مَیں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(ترمذی)

ایک جگہ شفاعت کی اجازت ان الفاظ میں ملنے کا ذکر ملتا ہے اِشۡفَعۡ تُشَفَّعۡ کہ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هُوَالْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْهِ لِاُمَّتِیْ کہ یہ وہ مقام ہوگا جس پر مَیں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل)

آئیں مقامِ محمود والی احادیث پر نظر دوڑاتے ہیں۔

عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ : إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ : يَا فُلَانُ اِشْفَعْ، يَا فُلَانُ اِشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ۔

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قوله عسیٰ أن یبعثك ربك مقاما محمودا الرقم: 4441)

حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی للہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہو گی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمائیے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہو گی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپؐ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں روزِ قیامت تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں اور مَیں وہ پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ مَیں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ مَیں اب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: مَیں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ مَیں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے، قبول کی جائے گی، اور کہیئے آپؐ کی بات سنی جائے گی۔ (آپؐ نے فرمایا) یہی وہ **مقام محمود** ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا} یقیناً آپؐ کا رب آپؐ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی إسرائیل الرقم: 3148)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق الرقم: 2278)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلا شخص مَیں ہوں گا جس کی قبر شق ہو گی اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی مَیں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی مَیں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

"محمود" آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے جو "حمد" سے نکلا ہے جس کے معنی سراہا گیا، تعریف کیا گیا کے ہیں۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی محمود ہیں جو ارفع و اعلیٰ مقام آپؐ کو دیا گیا وہ بھی قابل تعریف ہے۔ مقام محمود کی ہر مفسّر و محدّث نے اپنے اپنے ذہن اور شوق کے مطابق تفصیلات و توجیہات بیان کی ہیں۔ مگر آج خاکسار اس تقریر میں وقت کی رعایت سے جماعت احمدیہ کے بانی اور خلفاء کے ارشادات پر اکتفا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بد ظنّی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدائے تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہو گی"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 137)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مقامِ محمود کی تعریف اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مقاماً محموداً میں ایک بہت بڑی پیشگوئی کی گئی ہے۔ دنیا میں کسی شخص کو بھی اتنی گالیاں نہیں دی گئیں جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو دی گئی ہیں۔ ڈاکو، بدکار، بدمعاش، فاسق سے فاسق انسان کو ان گالیوں کے کروڑوں حصہ کے برابر بھی گالیاں نہیں دی جاتیں جتنی کہ آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو دی گئی ہیں۔ مقامِ محمود عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان گالیوں کا آپؐ کو صلہ دیا ہے۔ فرماتا ہے جس طرح دشمن گالیاں دیتا ہے ہم مومنوں سے تیرے حق میں درود پڑھوائیں گے اِسی طرح عرش سے خود بھی تیری تعریف کریں گے۔ اِس کے مقابل پر دشمن کی گالیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔

مقامِ محمود سے مراد مقامِ شفاعت بھی ہے کیونکہ جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے سب اقوام کے لوگ سب نبیوں کے پاس سے مایوس ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس شفاعت کی غرض سے آئیں گے اور آپؐ شفاعت کریں گے۔ اِس طرح گویا ان سب اقوام کے منہ سے آپؐ کے لیے اظہار عقیدت کروا دیا جائے گا جو اس دنیا میں آپؐ کو گالیاں دیتی تھی اور یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مقامِ محمود ہے۔

مقامِ محمود سے مراد میرے نزدیک خروج مہدی بھی ہے کیونکہ اِس کے ظہور کا وقت وہی بیان ہوا ہے جب مسلمانوں کے اسلام سے روگردان ہو جانے کی اور کافروں کے کفر میں ترقی کر جانے کی خبر دی گئی ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس پہلوان کا ظہور جو گالیوں کی رو کو تعریف سے بدلوا دے مقامِ محمود کا ہی ایک کرشمہ ہے۔ مَیں نے اسی خدمت میں حصہ لینے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حالات بیان کرنے کے لیے سال میں ایک دن مقرر کیا ہے۔ جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ اپنے اِن تاثرات کو بیان کرتے ہیں جو آپؐ کے حالات پڑھنے سے اُن کے دلوں پر پڑتے ہیں۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ الآیتین۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کے ذکر کے بعد جو مقامِ محمود کا ذکر کیا ہے اُس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس شخص کے دشمن زیادہ ہوں اور بدگو لوگوں کی تعداد بڑھ جائے اس کا یہ علاج نہیں کہ وہ ان سے الجھتا پھرے۔ بلکہ ایسے وقت میں انابت الی اللہ اور بارگاہ الٰہی میں فریاد کرنا ہی ان فتنوں کو دور کرتا ہے۔ بلکہ اگر انابت بہت بڑھ جائے تو مذمت تعریف سے اور گالیاں دعاؤں میں بدل جاتی ہیں چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا ہی ہوا کہ جو لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے تھے ایک دن عاشقِ صادق ہو گئے۔ عمرو بن عاص، خالد، عکرمہ مردوں میں سے اور ہندہ عورتوں میں سے اس کی زبردست مثالیں ہیں۔ یہ لوگ آپؐ کی دعاؤں سے ہی کھنچ کر آ گئے ورنہ جس قدر عداوت اِن کے دل میں تھی اُس کا دور کرنا انسانی بس کی بات نہ تھی۔"

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 375)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"اس کے بعد قرآن کریم کی وہ آیات ہیں جو اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے شروع ہوتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محمود کا ذکر کرتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جو کوشش آپؐ کو مذموم کرنے کی کرسکتے ہیں کرتے چلے جائیں مگر اس کے نتیجہ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو بلند تر مقام کی طرف اٹھاتا چلا جائے گا گویا آپؐ کے روحانی ارتقاء کو اس رنگ میں بھی اونچا فرمایا یہاں تک کہ آپؐ اس مقامِ محمود تک پہنچ جائیں گے جس تک کسی دوسرے کی رسائی نہیں ہوئی مگر یہ مقام یوں ہی نصیب نہیں ہوا کرتا اس کے لیے فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ فرما دیا کہ اس کے لیے راتوں کو اٹھ کر ہمیشہ دعائیں کرتا چلا جا۔ یہ دعویٰ کہ آپؐ واقعی مقامِ محمود تک پہنچائے جائیں گے عملاً بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دشمن نے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیا کہ جب آپؐ بظاہر مغلوب ہو کر مکہ سے نکلے تو اِسی سورت میں ایک دعا کی صورت میں یہ پیشگوئی تھی کہ تُو دوبارہ اس شہر میں داخل ہو گا اور یہ اعلان کرے گا کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل کے مقدر میں ہی بھاگنا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے روشنی آجائے تو اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 462)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ اب تمام گزشتہ اور آئندہ نمونے ختم ہو گئے اب اگر کوئی پیروی کے قابل نمونہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اور یہ پیروی کے نمونے کس طرح قائم ہوں گے۔ اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو پھر ہی مَیں

تمہارے گناہ بھی بخشوں گا اور تمہارے سے محبت کا سلوک بھی کروں گا۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بھلائیوں کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ تو گویا اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہو گئے اور اگر کوئی راستہ کھلا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے آپؐ کے پیچھے چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے، یہی ایک راستہ ہے جو کھلا ہے۔ پھر اس اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے لئے اور آپؐ کی محبت دل میں بڑھانے کا طریق جو اگلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے سورۃ احزاب کی اُس میں بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ نبی کوئی معمولی نبی نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وجود ہے۔ زمین و آسمان اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے نبی پر رحمت بھیجتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ پس اے لوگو جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو تمہارا بھی یہ کام ہے کہ اس نبی سے محبت پیدا کرو۔ اس پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلامتی بھیجو۔ جب تم اس نبی پر درود و سلام بھیجو گے تو تم پر اس کی پیروی کے راستے بھی کھلتے چلے جائیں گے اور جیسے جیسے یہ راستے کھلیں گے جس طرح تم اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ گے اتنی ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی بنتے چلے جاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ 10 دسمبر 2004ء)

پھر حضور انور فرماتے ہیں:

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث قدسی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مَیں تجھے پیدا نہ کرتا تو دنیا پیدا نہ کرتا۔ یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ (الموضوعات الکبریٰ لِمُلّا علی القاری صفحہ 194 حدیث نمبر 754)... یہ وہ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی مقام کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ آپؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ آپؐ تا قیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام بخشا ہے کہ آپؐ کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔ آپؐ کو وہ مہرِ نبوت عطا ہوئی ہے جو تمام سابقہ انبیاء پر ثبت ہو کر ان انبیاء کے نبی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ آپؐ کو وہ مقامِ خاتم النبیین ملا ہے جس کے اُمّتی کو بھی نبوت کا درجہ ملا اور آپؐ کا اُمّتی اور عاشقِ صادق ہونا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح ومہدی کو نبوت کا مقام دلا گیا۔"

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 2011ء)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ

"ہمیشہ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کا جو مقام ہے وہی اصل مقام ہے، بلند مقام ہے اور آپ کی زندگی سے لے کر آج تک آپ کے وصال کے بعد بھی یہ معجزات ہوتے چلے جا رہے ہیں اور نمونے قائم ہو رہے ہیں۔ آپ کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو معجزات دکھانے والے ہیں۔ ہم احمدی تو بڑے وثوق سے اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے اور اس یقین پر بھی ہم قائم ہیں اور اس ایمان پر قائم ہیں کہ کسی سینٹ (Saint) کی کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2011ء)

سامعین! اہلِ علم نے لکھا ہے کہ آخری روز جو لوائے حمد آپؐ کو ملنا ہے وہ بھی مقامِ محمود پر ہی آپؐ کو ملے گا۔ جس پر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں تمام اُمتی اور تمام انبیاء بھی اللہ کی حمد کریں گے۔

مسند احمد اور تفسیر ابن جریر کے مطابق آج کی تقریر میں متلوّ آیتِ کریمہ میں مقامِ محمود سے شفاعت ہی مراد لی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اس مقام تک رسائی کے لیے کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔ اس کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی تعلق، آپؐ کی تعلیمات اور فرمودات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ، کا سرٹیفکیٹ ہم پر لاگو ہو اور ہم اللہ کے پیارے بن کر مقامِ محمود کو حاصل کرنے والے ہوں۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”ہمیشہ اپنے یہ مقصد رکھو کہ جس مقامِ محمود کو سامنے رکھ کر اس دنیا نے شروع سے روحانی سفر اختیار کیا ہے اور جس کے مختلف منزلوں تک مختلف انبیاء انسانوں کو پہنچاتے چلے آئے ہیں اور جس کے آخری منزل تک پہنچانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا ہے اُس تک تم پہنچ جاؤ!“

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 44-45)

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ

(کمپوزڈ: مسز عطیۃُ العلیم - ہالینڈ)